مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا

جلد ۱

۲۳ تا ۲۹ جمادی الثانی ۱۴۰۳ھ بمطابق ۸ تا ۱۴ اپریل ۱۹۸۳ء

شمارہ ۴۳

خصائل نبوی بر شمائل ترمذی

حضور علیہ السلام کا دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کا بیان

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی رحمہ اللہ

۲ حدثنا احمد بن منیع حدثنا یزید بن ہارون عن حماد بن سلمۃ قال رأیت ابن ابی رافع یتختم فی یمینہ فسألتہ عن ذلک فقال رأیت عبد اللہ بن جعفر یتختم فی یمینہ وقال عبد اللہ بن جعفر کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتختم فی یمینہ ۔

۲ حماد بن سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن ابی رافع کو داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے دیکھا میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن جعفر کو داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے دیکھا اور وہ یہ کہتے تھے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

۳ حدثنا یحییٰ بن موسیٰ انبانا عبد اللہ بن نمیر انبانا ابراھیم بن الفضل عن عبد اللہ بن محمد ابن عقیل عن عبد اللہ بن جعفر انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یتختم فی یمینہ ۔

۳ عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دوسرے طریقہ سے بھی یہی نقل کیا گیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے ایک حدیث میں اس کے ساتھ یہ بھی نقل کیا

فائدہ گیا کہ زینت داہنے ہاتھ کے ساتھ زیادہ موزوں ہے اسی لیے حافظ ابن حجر جو فن حدیث کے امام ہیں وہ کہتے ہیں کہ مجھے احادیث کے دیکھنے سے جو محقق ہوا وہ یہ ہے کہ اگر زینت کے ارادے سے پہنے تو دایاں ہاتھ موزوں ہے اور اگر مہر لگانے کے ارادے سے پہنے تو بایاں ہاتھ موزوں ہے کہ دائیں ہاتھ سے اس کو نکال کر مہر لگانے میں سہولت ہے اور احادیث میں دونوں ہاتھوں میں پہننا وارد ہے ۔

۴ حدثنا ابوالخطاب زیاد بن یحییٰ حدثنا عبد اللہ بن میمون عن جعفر ابن محمد عن ابیہ عن جابر ابن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتختم فی یمینہ ۔

۴ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے ۔

۵ حدثنا محمد بن حمید الرازی حدثنا جریر عن محمد بن اسحٰق عن الصلت بن عبد اللہ قال کان ابن عباس یتختم فی یمینہ ولا اخالہ الا قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتختم فی یمینہ ۔

۵ ۔ صلت بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے اور مجھے جہاں تک خیال ہے یہ کہا کرتے تھے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بھی داہنے ہاتھ میں پہنتے تھے ۔

۳

فہرست

۲	خصائل نبوی	۱ حضرت شیخ الحدیث
۴	افادات	۲ حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب
۵	ابتدائیہ	۳ سعید احمد جلالپوری
۷	تبلیغی ڈائری	۴
۱۱	قادیانیت	۵ مولانا محمد ناظم ندوی صاحب
۱۶	ایک فتویٰ	
۱۹	حیات عیسیٰ	۶ حضرت مولانا لدھیانوی صاحب
۲۴	نعت	حافظ لدھیانوی صاحب

شعبۂ کتابت

حافظ عبدالستار واحد

غلام یسین بسمل

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

زیر سرپرستی

حضرت، مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمان

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

مولانا بدیع الزمان

مولانا منظور احمد الحسینی

مینجر

علی اصغر چشتی صابری، ایم۔اے۔ایل۔ایل۔بی

فی پرچہ ۱۔ ڈیڑھ روپیہ

بدل اشتراک

سالانہ ——— ۶۰ روپیہ

ششماہی ——— ۳۵ روپیہ

سہ ماہی ——— ۲۰ روپیہ

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب ——— ۲۱۰ روپیہ

کویت، اومان، شارجہ دوبئی، اردن اور

شام ——— ۲۲۵ روپیہ

یورپ ——— ۲۹۵ روپیہ

آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا ——— ۲۷۰ روپیہ

افریقہ ——— ۳۱۰ روپیہ

افغانستان، ہندوستان ——— ۱۶۵ روپیہ

رابطہ دفتر

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش کراچی ۳

ناشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا

طابع: کلیم الحسن نقوی انجمن پریس کراچی

مقام اشاعت: ۲۰/A سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ، کراچی

مجلۃ اسلامیۃ کابین الاقوامی ہفت روزہ ——— ختم نبوت

پند و نصائح

افادات عارفی

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

ہمارے اکابرین صرف اللہ کے لیے تحمّل کرتے تھے

ملفوظات طیبات عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب عارفی مدظلہ

لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے کیا حاصل کیا سوائے آنے جانے کے تو محترم دوستو! حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں بھی ان کی سوانح اور ان کے اعمال کے متعلق کتاب لکھی تھی اشرف السوانح وہ بہت اعلیٰ کتاب تھی اور اس میں حضرت رحمۃ اللہ کے تمام حالات آ گئے لیکن وہ کتاب بہت طویل اور بڑی تھی کہ اس کے مطالعہ کرنے کے لئے وقت چاہیئے اس کے بعد حضرت کے متعلقین میں سے کسی نے بھی حضرت کی سوانح نہیں لکھی الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے یہ خدمت لی کہ حضرت والا کی زندگی کے تمام پہلو چھوٹے چھوٹے عنوانات سے اچھی طرح واضح کر دیئے بہت سوانح حیات آپ دیکھیں گے لیکن ان تمام میں ان کی علمی خصوصیات اور دیگر تصانیف اور گرانقدر خدمات کا ذکر تو ہوتا ہے لیکن اس شخصیت کے عملی پہلو اور مجالس اور گھریلو حالات و کیفیات اور انداز تربیت اور چھوٹی چھوٹی دینی کام جو کہ عوام الناس سے متعلق ہوتے ہیں ان کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ جس کی بنا پر ہر قاری پڑھنے کے بعد یہ سوچتا ہے کہ اس سے ہم کو کیا حاصل ہوا اور ہم کیا عمل کریں ان کو اس سوانح سے سوائے تاریخی واقعات کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا لیکن الحمد للہ مآثر حکیم الامت کے اندر میں نے حضرت رحمۃ اللہ کے وہ اعمال اور مسائل لکھے ہیں اور ان کی کیفیات لکھیں جو کہ عوام الناس سے متعلق ہوتے ہیں اس کے پڑھنے کے بعد آدمی سمجھ جاتا ہے کہ ان مسائل کو ہم اس طرح کرنے کا طریقہ تبلایا اب انشاء اللہ ارادہ ہے کہ اس میں چند اور خصوصیات اور مسائل کر کے دوسرا ایڈیشن شائع کیا جائے انشاء اللہ الحمد للہ اللہ تعالیٰ مجھ ناکارہ سے ایک اور ایسا کام لیا جو کہ بڑے بڑے علماء سے بھی نہ لیا اور اس کی وجہ میرا علم اور تفکر نہیں صرف اللہ کا احسان ہے کیونکہ علماء کرام کی نظریں بلند اور ارفع ہوتی ہیں تحقیقات فقیہہ میں تدبر کرتے ہیں اس لئے عوام الناس کے مسائل کا ان سے ذہول ہو جاتا ہے الحمد للہ میری نظر میں عوام الناس کے تمام مسائل تھے اس لئے ذوق یہ کہتا تھا کہ ایسی سیرت کی کتاب لکھی جائے جس کو پڑھنے کے بعد ہر عام آدمی اس کو سمجھے اور اس کے پڑھنے کے بعد اس کے اندر اتباع اعمال رسول کا عزم ہو جائے الحمد للہ اس کتاب کے اندر عوام الناس کے مسائل تمام کے تمام آ گئے اور تقریباً نو سو ۹۰۰ عنوانات کے تحت دو ہزار صحاح احادیث کا ذخیرہ جمع ہو گیا۔ واللہ الموفق۔ ایسی دوسری کوئی کتاب نہیں ملے گی جس کے اندر کے تمام مسائل ایک جگہ موجود ہوں صرف بہشتی زیور ہے لیکن اس کے اندر بھی مسائل فقیہہ زیادہ ہیں اس لئے ضرورت کے وقت کے علاوہ اس کو نہیں دیکھا جاتا لیکن اس کے کتاب کے اندر عام آدمی کے عمل کے لئے تمام ذخیرہ موجود ہے

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ابتدائیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ وکفی والصلوٰۃ والسلام
علی من لا نبی بعدہ

عابد زبیری ـــــ ہوش کے ناخن لو

”کالعدم نیشنل ڈیموکریٹک پارٹی سندھ کے سیکرٹری اطلاعات عابد زبیری نے آج یہاں ایک بیان میں حکام سے درخواست کی ہے کہ تمام دینی مدارس اور ان کے ہاسٹل بند کر دیئے جائیں اور دینی مدارس کے حسابات کی جانچ پڑتال کی جائے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ ان اداروں کی پشت پناہی کون سے تخریبی عناصر کر رہے ہیں“

(جسارت ۳۰ مارچ ۱۹۸۳ء)

جناب عابد زبیری صاحب بالقابہ کا بیان پڑھکر ہمیں کسی حیرت و استعجاب کا سامنا نہیں ہوا بلکہ اس سے قبل بھی قوم و ملک کے بہی خواہ اس جیسے پاکیزہ خیالات اور تجاویز کا اظہار فرما کر لارڈ میکالے سے اپنی ذہنی، فکری ہم آہنگی کا ثبوت فراہم کر چکے ہیں۔ اگرچہ ہر شخص اپنی ذہنی ساخت کے مطابق عنوان اور طرز عمل کتنا ہی خوبصورت اور دیدہ زیب لگا کر کیوں نہ پیش کرے مگر نتائج کی رو سے تقریباً ہر ایک تجویز میں ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔

چنانچہ مرحوم ایوب خان کے دور میں ایک تجویز زیر غور آئی تھی کہ آئے دن ہونے والی اصلاحات (جو شریعت کے خلاف ہوتی ہیں) پر ان مدارس عربیہ کے خرقہ پوش اور بوریہ نشین ہی صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں اور ہماری سوچ اور فکر کی بلند و بالا عمارتوں کو عوام کے تعاون سے ایک دم ڈھیر کر دیتے ہیں کیوں نہ ہو کہ اس سرچشمہ احتجاج پر کنٹرول کر لیا جائے۔ چنانچہ اس پر ایک مصری سربراہ کی خدمات بھی حاصل کی گئی تھی۔ جس کا حاصل یہ تھا کہ ان مدارس عربیہ اور مساجد کو اوقاف میں لے لیا جائے جس سے یہ تمام حضرات سرکاری ملازم ہوں گے اور اپنی معاشی تنگی کے پیش نظر دبک کر رہ جاویں گے ـــــ لیکن صد افسوس کہ ان کی محنت و کاوش اکارت گئی۔ اور عملی میدان میں آنے کے بجائے وہ تجویز محض ذہنوں تک ہی محدود رہ سکی۔ اس کے بعد آج سے تقریباً چار سال قبل بھی جناب صدر محمد ضیاء الحق کو اس قسم کے ایک مشورہ سے سرفراز کیا گیا جس کا حاصل یہ تھا کہ دینی مدارس کی موجودہ ”زبوں حالی“ کے پیش نظر ایک قومی کمیٹی برائے دینی مدارس کا قیام بہت ہی ضروری ہے جو ان کی تمام ضروریات کی کفیل ہو اور ان کی ممد معاون ہو ـــــ اور باقاعدہ ۱۴ جنوری ۱۹۷۹ء کو اس کا اعلان بھی کر دیا گیا لیکن ہم ممنون ہیں علمائے حق کے کہ انہوں نے جناب صدر مملکت کو بر وقت صحیح صورت حال سے آگاہ کیا اور جناب صدر

ابتدائیہ

نے بھی بیدار مغزی سے کام لیتے ہوئے صحیح صورت حال کو بھانپ لیا اور تاحال اس قسم کا کوئی مزید اقدام زیر عمل نہیں آیا اور یوں یہ بیل منڈھے نہ چڑھ سکی۔ جناب زبیری صاحب نے بزعم خود اگرچہ صحیح صورت تجویز فرمائی ہے، کہ اگر لادینیت اور مغربیت کو فروغ دینا ہے تو اس کی ایک ہی صورت ہے۔ کہ ان مدارس کو بند کیا جائے۔ نہ ہو بانس نہ بجے بانسری کا مصداق ہو جائے گا۔ یعنی جب یہ مراکز وغیرہ نہ ہوں گے تو دجال کا ہار پیدا ہی نہ ہوں گے۔ نہ صدائے احتجاج کیوں کر بلند ہو سکے گی۔ لیکن ہمارے خیال میں جناب زبیری صاحب کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ کیوں ——— ؟ اس لئے کہ ان سے قبل ان کے روحانی مربی، اسی سلسلہ میں بہت ہی چالاکی اور چابکدستی سے اپنے خیال میں اس سلسلہ کے تمام ذرائع کو استعمال کر کے ناکام ہو چکے ہیں۔ چنانچہ آج سے بہت پہلے اٹھارھویں صدی کے وسط میں جب ایسٹ انڈیا کمپنی برسر اقتدار تھی تو اس نے مدارس عربیہ۔ اور۔ اسلامی نظام تعلیم کو ختم کرنے کے لئے بنگال میں مسلمانوں کے اوقاف ضبط کر لئے اور ان اوقاف کی آمدنی کا ہزاروں روپیہ سالانہ دوسری قوموں کی تعلیم پر صرف کرنا شروع کر دیا ــ ایک انگریز اس سلسلہ میں کہتا ہے کہ " اس حقیقت کو چھپانے سے کیا فائدہ کہ مسلمانوں کے نزدیک اگر ہم (انگریز) اس جائیداد کو جو اس مصرف کے لئے ہمارے قبضہ میں دی گئی تھی۔ ٹھیک ٹھیک استعمال کرتے تو بنگال میں ان (مسلمانوں) کے پاس آج بھی نہایت اعلیٰ اور شاندار تعلیمی ادارے موجود ہوتے " صرف یہی نہیں بلکہ اسلامی نظام تعلیم اور مدارس عربیہ کو ختم کرنے کے لئے انگریز بہادر نے اسلامی تعلیم سے آراستہ مسلمان نوجوانوں پر ہر قسم کی سرکاری زندگی کے دروازے بند کر دیئے۔ چنانچہ بقول مسٹر ہنٹر کہ کلکتہ میں مشکل سے کوئی دفتر ایسا ہوگا۔ جہیں بجز چپڑاسی یا چٹھی رساں یا دفتری کے مسلمانوں کو کوئی نوکری مل سکے ـــــــــ ان تمام تر تدابیر کے باوجود ہم جناب زبیری سے پوچھیں گے کہ کیا دینی مدارس بند ہو گئے؟ اور اسلامی نظام تعلیم معدوم ہو گیا ؟ نہیں نہیں! بلکہ اس بے سروسامانی کے عالم میں بھی جب مسلمانوں کے پاس نہ حکومت تھی نہ سلطنت نہ دولت اور نہ کوئی دوسرے ذرائع، بلکہ انگریز کے دشمنوں میں سر فہرست تھے ان حالات میں بھی مسلمانوں نے صرف اللہ واحد کو اپنا سہارا بنایا اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعلیمات کی روشنی میں حفاظت ایمان اور اشاعت و تبلیغ دین کے لئے دینی مدارس کے قیام کا آغاز کیا اور توکلاً علی اللہ درختوں اور دیواروں کے سائے تلے اور خستہ و خراب حجروں میں قال اللہ اور قال الرسول کی صدا بلند کی اور دیکھتے ہی دیکھتے طالبان حق پروانہ وار گرد شمع جمع ہو گئے۔ دارالعلوم دیو بند مظاہر العلوم سہارنپور، مدرسہ امینیہ اور فتح پوری اور مدرسہ شاہی مراد آباد وغیرہ جیسی عظیم الشان دینی درسگاہیں ہے آج بھی قوم و ملت کی بقاء کے لئے ہراں کمربستہ اور موجود نظر آتی ہیں۔ آج بھی اگر جناب زبیری صاحب کی درخواست پر حکومت وقت ان مدارس عربیہ کو بند کرنا چاہے تو بحمد اللہ اس سلسلہ میں ہمیں ذرا برابر بھی کوئی تردد نہ ہوگا ۔ ۔ ۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن ہے\
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا!

اسلئے کہ جس ذات نے اس بے سرو سامانی میں غیب سے مسلمانوں کی دستگیری فرمائی تھی آج بھی وہی ذات اپنی تمام صفات کے ساتھ قائم و موجود ہے ـــــ البتہ اتنا ضرور ہے کہ جناب زبیری کو جن افکار

باقی صفحہ ۲۲ پر

سفر نامہ

تبلیغی ڈائری
دورۂ روس

جامعہ رشیدیہ کے فاضل مبلغ کی
تبلیغی رپورٹ

ماسکو

بعد از سلام مسنون!

خداوند قدوس سے اُمید ہے کہ حضرت والا عافیت کے ساتھ پوری امت کی فکر کرتے ہوئے ہم ضعفاء کے لیے بھی دعائے خیر کر رہے ہوں گے۔ خدائے پاک کے فضل و کرم سے ہماری کمزور جماعت گذشتہ ۲۸، شعبان کو روس کے لیے روانہ ہوئی تھی اور ۲۹، شعبان کو ماسکو پہنچی اور اسی دن تین گھنٹوں بعد تاشقند روانہ ہو گئی۔ عشاء کی نماز سے پہلے ہم تاشقند پہنچے۔ روس کے لیے ہمیں پچاس دن کا ویزا ملا تھا لیکن انہوں نے ہمیں جو پروگرام دیا وہ بیالیس دن کا تھا۔ سات شہروں "تاشقند، الماٹا، عشق آباد، دوشنبے، بخارا، سمرقند اور ماسکو کے لیے انہوں نے پروگرام بنا دیا ان میں صرف "الماٹا" میں تین روز کا پروگرام تھا۔ اور سمرقند میں ایک دن کا اور باقی شہروں میں ایک ایک ہفتہ کا پروگرام تھا۔

ہم جب "تاشقند" پہنچے تو رات ہو گئی تھی۔ کسی مسجد کی خبر نہیں لے سکے۔ وہاں ہمارے حساب سے ۲۹ شعبان کو رمضان المبارک شروع ہو گیا تھا۔ ہمارا روزہ نہیں تھا۔ دوسرے دن ہم نے روزہ شروع کر دیا اور ہم مفتی ضیاء الدین بابا خانم سے ملنے کے لیے مسجد "ملا شیخ" گئے۔ ظہر سے پہلے مسجد میں پہنچ گئے تھے اور امام صاحب سے ملے ان سے بات ہوئی وہ بہت خوش ہوئے امام صاحب حافظ قرآن و عالم و عربی دان تھے۔ انہوں نے کہا کہ مفتی صاحب افطار کے وقت تشریف لائیں گے۔ آپ ظہر کی نماز پڑھ کر آرام کر لو۔ ہم نے مسجد میں تھوڑی سی تعلیم کی چونکہ وہاں مسجد میں تعلیم ممنوع ہے اس لیے ہم نے ذاتی اعمال شروع کیے۔ سورۃ کہف سورۃ یٰسین ام مرتبہ کا یہ معمول روزانہ چلتا تھا اور مسجد میں آنے والوں سے بات ہوتی تھی۔ افطار کے وقت ہمیں ایک خاص جگہ لے گئے۔ وہاں مفتی صاحب تشریف لے آئے۔ مفتی صاحب کو پہلے سے ہماری جماعت کی خبر ہو گئی تھی آتے ہی کہنے لگے "کہاں ہیں ہمارے پیارے مہمان" اور خوشی کے مارے رو پڑے اور کہنے لگے تمہاری جماعت تبلیغ کی وجہ سے ہمیں بہت فائدہ پہنچا اور ہمت افزائی ہوئی، لوگوں میں دینی احساس اور شعور پیدا ہوا۔ دیکھو میں کب مر جاؤں پتہ نہیں۔ میری وصیت ہے کہ تمہارا آنا جانا جاری رہے اور اسی وقت ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے لگے۔

"اے اللہ جماعتِ تبلیغ کی قربانی اور محنت قبول فرما اور اس کو کامیاب فرما"

پھر ہم نے مسجدوں میں جانے کے لیے مشورہ کیا۔ کہنے لگے کہ تین دن تو یہاں ہی بات کریں پھر سوچیں گے۔ تراویح پڑھنے کے بعد بیان ہوتا تھا۔ نائب مفتی شیخ یوسف شاکر ترجمہ کرتے تھے۔ تاشقند میں بارہ مسجدیں ہیں ہر مسجد کی تراویح میں ختم قرآن ہوا۔ حافظ صاحبان کہیں تین پارے کہیں چھ

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

سفر نامہ

پارے پڑھتے تھے، مسجد ملا شیخ میں تین پارے پڑھتے تھے تراویح میں تقریباً پانچ سو کا مجمع ہوتا تھا۔ ان میں ایک چوتھائی نوجوان بھی تھے اس طرح تین دن گزر گئے۔ بیان مائیکروفون سے ہوتا تھا۔

پھر ایک مسجد بلنگنج گئے، یہ مسجد نئی اور بڑی تھی۔ تقریباً ایک ہزار نمازی نماز پڑھ سکتے تھے۔ عصر کے بعد بات ہوئی۔ تراویح کی چار رکعت پڑھ کر ہم واپس آ گئے لوگ بہت متاثر ہوئے۔ عمر بھر قیام اللیل، صباح النہار پڑھتے رہے سنتے سب ہے لیکن عمل میں نہیں آیا لیکن اس رمضان شریف میں رات کو سونے کی فرصت نہیں ملی۔ فجر کی نماز پڑھ کر آرام کا موقع ملتا تھا۔ شہر میں ہزاروں آدمی ہمیں دیکھتے سلام اور مصافحہ کرتے۔ تھے گویا کہ انہوں نے کوئی نئی چیز دیکھی۔

ماسکو سے تاشقند اڑھائی ہزار میل کا فاصلہ ہے اس طرح یہاں کا پروگرام پورا کرکے ہم الماتا گئے جس کا فاصلہ تاشقند سے ایک ہزار میل ہے اور جنوب مشرق میں واقع ہے۔ الماتا بہت بڑا شہر ہے دس لاکھ کی آبادی ہے اس فی صد مسلمان ہیں۔ یہ شہر تازکستان کا پایہ تخت ہے ایک ہی مسجد ہے۔ ہم ہوٹل میں ٹھہرے ہوٹل سے ایک میل کے فاصلہ پر مسجد تھی۔ ہم پیدل جاتے تھے۔ سوائے فجر کے باقی نمازیں مسجد میں پڑھتے تھے۔ ہر نماز کے بعد تھوڑی سی بات ہوتی تھی۔

امام صاحب نوجوان تھے عربی سمجھتے تھے بول نہیں سکتے تھے ترجمہ کرتے تھے۔ وہاں قاضی شرعی حکومت کی طرف سے مقرر ہے۔ عربی خوب جانتے ہیں لیبیا سے پڑھ کر آئے ہیں پہلے روز عشاء سے پہلے قاضی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ دیکھتے ہی خوشی کے مارے لپٹ گئے۔ اور کہنے لگے تم بنگلہ دیش سے آئے ہو۔ ۲ سال پہلے ہمارے مولانا عبدالعزیز صاحب کی جماعت وہاں گئی تھی۔ مسجد میں تراویح کی نماز پڑھی۔ یہاں بھی ختم قرآن ہوتا تھا، بڑے حافظ صاحب کی ستر سال عمر ہے۔ نہایت دھیمی آواز سے پڑھتے تھے۔ نماز کے بعد بیان ہوا۔ تین روز کا پروگرام تھا مسجد میں ہم تعلیم بھی کر لیتے تھے اور ذاتی اعمال بھی۔ روزانہ تراویح کے بعد بیان ہوتا۔ آخری دن جمعہ کا تھا۔ ہم جمعہ کی نماز سے ۲ گھنٹے پہلے مسجد میں پہنچ گئے۔ قاضی صاحب بھی اس وقت تشریف لے آئے تھے۔ مشورہ ہوا کہ جمعہ سے پہلے کون خطاب کرے۔ قاضی صاحب مسجد کے خطیب ہیں جمعہ سے پہلے بیان کرتے ہیں فرمایا کہ آج تمہارا بیان ہے۔ آدھ گھنٹہ وقت ہے لیکن بیان جب شروع ہوا تو ایک گھنٹہ گذر گیا' قاضی صاحب ترجمہ کرتے تھے۔ ایسا اچھا ترجمان کہیں نہیں ملا۔ میں نے علیحدگی میں اس کام کو سمجھانے کی کوشش کی بہت ذہین آدمی تھے۔ سمجھ گئے۔ انہوں نے دو جگہ گاؤں میں پروگرام رکھا۔ شہر سے تقریباً دس میل کے فاصلہ پر قاضی صاحب اپنی گاڑی اور مکان والا کی گاڑی لے کر ہوٹل میں آکر ہمیں لے جاتے تھے اور تراویح سے پہلے پہنچاتے تھے عصر سے پہلے ہم گاؤں میں پہنچتے تھے عصر کی نماز پڑھ کر بات شروع ہوتی تھی۔ دل کھول کر ہم نے وہاں بات کی کیونکہ وہاں جاسوسی وغیرہ کا خوف نہیں تھا وقت کی کمی کا بہت افسوس ہوا۔ بنگلہ دیش آنے کا پختہ ارادہ کیا اور کہا کہ دعوت نامہ ضرور بھیجیں۔

یہ روس ہے
شہر کی کل آبادی دس لاکھ
اسی فی صد مسلمان
مسجد صرف ایک

پھر ہم وہاں سے عشق آباد چلے گئے۔ تاشقند سے پانچ صد میل کے فاصلہ پر مغرب کی طرف۔ یہ ترکستان کا پایۂ تخت ہے اس شہر میں کوئی مسجد نہیں۔ وہاں حکومت کی طرف سے جو رہبر تھا وہ ایک عیسائی عورت تھی انگریزی

سفر نامہ

جاتی تھی ہم نے ان سے مسجد کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا کہ یہاں کوئی مسجد نہیں ہے یہاں سے دس میل کے فاصلہ پر ایک مسجد گری ہوئی ہے ۔ ایک دن ہمیں لے گئی ۔ جا کے دیکھا کہ ایک صحرا میں مسجد گری ہوئی ہے ۔ کوئی آبادی آس پاس نہیں ۔ عورت نے کہا کہ ۱۹۴۸ء میں جو زلزلہ آیا تھا اس سے یہ مسجد تباہ ہو گئی تو ہم مسجد نہ ہونے کی وجہ سے پریشان ہو گئے کہ مسلمانوں سے کیسے ملیں گے ۔ ایک دن گزر گیا ۔ تو دوسرے دن ساتھیوں سے مشورہ کیا کہ ہم یہاں ہوٹل میں رہنے کے لیے تو نہیں آئے ہیں تو مسلمانوں سے ملنا ہے ۔ خدائے پاک کی طرف متوجہ ہونا چاہیے اور خاص اہتمام کرنے دعا اور رونے دھونے کی ضرورت ہے چنانچہ ساتھیوں نے ایسا ہی کیا اور پھر ہم نے پھر عیسائی عورت سے مشورہ لیا ہم نے اسے سمجھایا کہ ہم یہاں صرف گھومنے پھرنے کے لیے نہیں آئے ہم تو یہاں مسلمانوں سے ملنے کے لیے آئے ہیں اور ہمارا رمضان کا مبارک مہینہ ہے ہم چاہتے ہیں کہ اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ افطار کریں ۔ تراویح کی نماز ادا کریں اس کی کیا صورت ہو سکتی ہے تو عورت نے کہا کہ اس کے بارے میں میں کچھ نہیں کر سکتی ، یہاں ایک ادارہ "وجینیہ بورڈ" ہے اس کے نائب صدر مسلمان ہیں میں ان کو بلاتی ہوں تم ان سے بات کرو ۔ چنانچہ انہوں نے اپنے دفتر میں بلایا تو نائب صدر اللہ نور اور ناظم بابا خانم دونوں حاضر ہوئے تو میں نے ان سے بات کی ۔ کہ ہم بنگلہ دیش سے آئے ہیں تمہارے مہمان ہیں ، ہم چاہتے ہیں کہ یہاں کے مسلمانوں سے بات کریں رمضان کا مبارک مہینہ ہے افطار بھی ان کے ساتھ کریں اور تراویح کی نماز بھی ان کے ہمراہ پڑھیں اس کی کیا صورت ہو سکتی ہے ۔ انہوں نے کہا کہ یہاں کوئی مسجد نہیں ہے نمازی اپنے گھروں میں نماز پڑھتے ہیں ۔ ہم نے کہا ہم ان کے گھروں میں کیسے جائیں تو انہوں نے شہر کے سردار حاجی عوض محمد کو ٹیلی فون کے ذریعہ بلوایا ۔ دس منٹ کے بعد وہ حاضر ہوئے ۔ سن رسیدہ آدمی تھے ۔ خوشی کے مارے ہم سے لپٹ گئے ۔ ان سے بھی وہی بات ہوئی ۔

تو اس نے کہا کل میرے گھر تمہاری دعوت ہے یہ کہہ کر وہ سب لوگ چلے گئے اس دن دو ساتھی بازار کو گئے تو ایک نوجوان حاجی صاحب سے ملاقات ہوئی ان سے اشارہ سے بات ہوئی اور بنگلہ دیش سے آنے اور ہوٹل میں ٹھہرنے کا ذکر ہوا تو اس نے پوچھا کہ تم کیا خریدتے ہو؟ ساتھیوں نے بتایا کہ کھانے پینے کے لیے کوئی چیز خریدتے ہیں ۔ تو اس نے منع کیا اور کہا کہ آج میرے گھر تمہاری دعوت ہے ۔ ہوٹل واپس جاؤ میں ابھی گاڑی لے کر آتا ہوں ۔ ساتھی واپس آکر بازار کی کارگزاری سنا رہے تھے کہ اتنے میں حاجی صاحب حکومت کی طرف سے ایک آدمی لے کر ہوٹل میں حاضر ہو گئے ۔ اس آدمی کا نام فولاد ہے اور حاجی صاحب کا نام ذیشان ہے ۔ ہم کو گھر لے گئے انہوں نے اپنے ہاتھ سے دنبہ ذبح کیا اور اپنے رشتہ داروں کو دعوت دی تو افطار سے پہلے بہت آدمی جمع ہو گئے ۔ عربی کا کوئی ترجمان نہیں ملا ۔ لیکن حکومت کا جو آدمی فولاد ہے وہ فارسی جانتا ہے اور میں نے بھی چالیس سال پہلے کچھ فارسی پڑھ رکھی تھی الفاظ یاد نہیں آتے تھے ۔ ٹوٹی پھوٹی بات ہوئی فولاد نے ترجمہ کر کے لوگوں کو سمجھایا ۔ لوگ بہت متاثر ہوئے اور پھر ہماری دعوت شروع ہوئی ۔ پانچ جگہوں میں دعوت ہوئی ۔ پھر ہم ایک گھر گئے ۔ افطار کھانا اور تراویح کی نماز ہوتی تھی ۔ انہوں نے گھروں میں کسی کمرے کو مسجد بنا رکھا تھا ۔ جمعہ کی نماز بھی پڑھتے تھے ۔ چوتھے دن ہم جس گھر گئے وہاں نائب صدر اللہ نور بھی حاضر ہو گئے اور ہماری خیریت پوچھی اور کہا کہ تمہارا دل خوش ہو گیا ہم نے کہا ہم بہت

رہبر کی حیثیت سے ہمارے ساتھ چلنے
والی عیسائی عورت کلمہ پڑھ کر
مسلمان ہو گئی ۔

خوش ہیں ۔ لوگوں نے خفیہ طور پر مجھ کو کہ ہم مسجد کے بارے

باقی صفحہ ۲۳ پر

ABC
ABC
کوشش کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا
ABC brother KNITTING MACHINE
SARAULLA CARPET YARNS
ABC BLANKETS
ABC KNITTING YARNS
ثناء اللہ وولن ملز لمیٹڈ
تیسری منزل جینورا ما سینٹر
فاطمہ جناح روڈ۔ کراچی
فون: ۵۱۶۰۳۵ - ۵۱۶۰۳۴
adcom.126

قادیانیت

تحریر: محمد ناظم ندوی سابق شیخ الجامعہ بہاولپور
و سابق پروفیسر جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ
نائب صدر ادارہ معارف اسلامی۔ کراچی

قسط نمبر (۲)

قادیانیت

ایک قومی مسئلہ ہے اور سارے عالم کیلئے ایک عظیم خطرہ ہے

تحلیل تجزیہ اور تجویز

یہ مضمون مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی دستوری کاروائی سے قبل لکھا گیا تھا اس کی افادیت کے پیش نظر ہم اسکو شائع کر رہے ہیں۔

عدل و انصاف کا تقاضا تو یہ ہے کہ خود مرزائی قادیانی جرأت کرکے اپنی ملت قادیانیہ کے علیحدہ ملت ہونے، کا اعلان کریں اور یہ کہ ان کا ملی تشخص اسلامی تشخص سے علیحدہ ہے۔ لوگوں کو اپنے مسلمان ہونے کا دھوکا کرکے فریب دینا زیب نہیں دیتا، تلبیس، تدلیس اور دجل و فریب سے انہیں دامن بچانا چاہیئے۔ ان کے نزدیک لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں محمد سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔ کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ عیسٰے بھی ہیں، موسیٰ بھی ہیں، محمد بھی ہیں اور احمد بھی بلکہ ان کی ذات عین محمد ہے لہٰذا اگر کوئی مرزائی کلمۂ شہادت ادا کرتا ہے تو وہ مرزا غلام احمد کی نبوت کی شہادت دیتا ہے لہٰذا اشہدان غلام احمد رسول اللہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ مرزا غلام احمد عین محمد ہیں۔ لہٰذا

اسلام کا کلمۂ شہادت قادیانیوں کے لئے کافی ہے۔ عام مسلمانوں کو یہ کہہ کر فریب دیا جاتا ہے کہ وہ کلمۂ شہادت وہی ادا کرتے ہیں جو مسلمان ادا کرتے ہیں۔ لہٰذا وہ مسلمان ہیں۔ مرزائیوں کو یہ کہہ کر فریب دیا جاتا ہے کہ اشہدان غلام احمد رسول اللہ کی ضرورت نہیں کیونکہ اس شہادت میں مرزا غلام احمد کی نبوت و رسالت کی تصدیق موجود ہے جو تمام فرقۂ قادیانیہ کا عقیدہ ہے۔ تمام مرزائی جماعت کی انجمنوں اور ان کی عبادت گاہوں پر جو کلمۂ شہادت لکھا ہے وہ اسی تدلیس، تلبیس اور دجل کا مظہر ہے۔ بھولے بھالے، کم سواد، کم علم عوام کو فریب دینے کی بجائے قادیانیوں کو جرأت سے کام لے کر فرقۂ بہائیہ (ایران) کی طرح ملت اسلامیہ سے علیحدہ تشخص ملی کا اعلان کرنا چاہیئے اور اس دینی کشاکش اور فتنہ کو خود انہیں ختم کرنا چاہیئے۔ مگر دیکھو دلی دین کو پیش نظر رکھیں۔ جب اصولی طور پر ایک نبی کی دعوت کو جھٹلانے والا مومن و مسلم نہیں ہوسکتا تو مرزا غلام احمد قادیانی جو قادیانیوں کے نزدیک تمام انبیاء علیہم السلام کی طرح ایک نبی برحق تھے۔ ان کو جھوٹا اور دروغ گو اور متنبی (جھوٹا نبی بننے والا) کہنے والا مومن نہیں ہوسکتا

بلکہ وہ کافر ہے جیسا کہ وہ اصولاً تمام مسلمانوں کو کہتے ہیں۔ لہٰذا ان "کافروں" کی ملت اسلامیہ میں قادیانیوں کو شمار کرنے کی کوشش دجل وفریب نہیں تو اور کیا ہے؟ لہٰذا انہیں ملت اسلامیہ سے علیحدہ ایک ملت "قادیانی" کا اعلان کرنا چاہیئے۔

ختم نبوت کی عقلی دلیل

قرآن حکیم اور احادیث نبویہ اور تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک نبی کے بعد دوسرے نبی کی بعثت اس وقت ہوتی ہے جب امتداد زمانہ کی وجہ سے یا دوسرے عوامل و اسباب کی بناء پر دین سماوی کی بنیادی تعلیم مٹ گئی یا اس میں اس قدر تحریف، ردوبدل اور تغیر ہوگیا کہ دین کی اصل صورت ہی مسخ ہوکر رہ گئی۔ آسمانی کتب و صحف سماوی میں اس قدر تحریف ہوگئی کہ یہ معلوم کرنا دشوار ہو کہ کیا اصل ہے؟ اور کس قدر حصہ اس میں محرف ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات، ان کی زندگیوں کے حالات نامعلوم ہوگئے۔ ان کے ارشادات و ہدایات کے چراغ گل ہو گئے' ان کی سیرت و دعوت پر صدیوں کے پردے پڑ گئے، خود ان پر ایمان لانے والے بھی ان کی تعلیمات سے دور ہوگئے بلکہ شدید گمراہی، ضلالت میں مبتلا ہوگئے۔ دین سماوی کی تعلیمات کا بنیادی نقطہ توحید باری کا عقیدہ ہے۔ خود توحید باری تعالیٰ جس کی دعوت تمام انبیاء علیہم السلام دیتے رہے ہے' مشرکانہ عقیدہ کی زد میں آکر لوگوں کے دلوں سے مٹ گئی اور وحدت الٰہ اور توحید باری تعالیٰ کا عقیدہ تثلیث کی شکل میں رونما ہوا۔ سارے عالم میں توحید کا چراغ گل ہو چکا تھا' اصنام پرستی' مظاہر کائنات کے سامنے سجدہ کرنے کا عام رواج ہوگیا تھا جس گھر کو ابراہیم و اسمٰعیل علیہ السلام نے خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے تعمیر کیا تھا وہ بتکدہ بن گیا تھا۔ بیت اللہ' بیت الصنم بن گیا تھا۔ ایسے حالات میں

رحمت حق نے نوع انسانی کی ہدایت و راہنمائی کے لئے ایسا جامع ہدایت کے ذریعہ اجتماعی و انفرادی زندگی کے لئے ایک نمونہ پیش کیا اور توحید کا غلغلہ عالم میں بپا ہوا۔ اس پر ایک جامع کتاب نازل کی جس میں دین و دنیا دونوں کے لئے واضح ہدایات ہیں۔ اس کتاب کو ہر قسم کی تحریف سے محفوظ رکھنے کا اعلان کیا "انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون" (ترجمہ) ہم نے ذکر (قرآن) نازل کیا ہے اور ہم اس کی حفاظت کریں گے۔

اسی طرح کتاب ہدایت یعنی قرآن کریم کو قیامت تک کے لئے تحریف و تصحیف ردّ و بدل سے محفوظ کردیا گیا۔ عہد رسالت سے لے کر تا ایں دم بتواتر بلا انقطاع ہزاروں کی تعداد میں قرآن حکیم کے حفاظ و قرّاء قرآن حکیم کے الفاظ کی، صوت کی، لہجہ کی، نطق کی یعنی خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضہ جس طرح اس کی تلاوت فرماتے تھے۔ ٹھیک اسی طرح تلاوت کرکے اس کی حفاظت کا کام انجام دے رہے ہیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب کی حفاظت کا انتظام فرمایا۔ پھر خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منصب نبوت کا جو فریضہ انجام دیا اور قرآن حکیم کی تعلیمات کی جو عملاً اور قولاً شرح فرمائی اور جس طرح آپ نے صحابہ کرامؓ کا تزکیہ کیا اور کتاب و حکمت کی تعلیم دی اور زندگی کے ہر شعبہ میں آپ نے جو اپنا اسوہ پیش کیا۔ آپ نے جو کچھ صحابہ کرام کے درمیان مسجد کے منبر پر، میدان جنگ' ازواج مطہرات کے درمیان' غرض خلوت و جلوت میں جو کچھ آپ نے فرمایا یا نصیحت کی) بلکہ آپ کے سامنے جو کچھ کیا گیا اور آپ خاموش رہے یا اس کی تائید فرمائی' ان سب امور کو صحابہ کرام نے محفوظ کرلیا' زبانی بھی اور کچھ لکھ کر' اس طرح قرآن کریم کی ساری عملی اور قولی شرحیں اور تفسیریں محفوظ کردی گئیں۔ جو احادیث اور سنت نبوی کی شکل میں عالم اسلام میں

محفوظ ہیں۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب نبوت کے فرائض میں دین کو بلاغ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے پیام کو بندوں کو پہنچانا اور قرآن کریم کو پڑھ کر سنانا، مومنوں کا تزکیہ اور قرآن و حکمت کی تعلیم دینا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حفاظت کا اس کے نشر و اشاعت کا، تبلیغ دین کا، تزکیہ نفوس کا کام متعدد طریقوں سے انجام دے رہے ہیں اور یہ سلسلہ سارے عالم اسلام میں جاری و ساری ہے۔ عالم اسلام میں ہزاروں کی تعداد میں مدارس دینیہ، علماء ربانیین کی تربیت گاہیں، زاویے خانقاہیں اور مسجدوں سے ملحق حجرے اور مکانات میں تزکیہ نفوس، تدریس علوم دینیہ، تبلیغ و نشر و اشاعت دین کا کام انجام پارہا ہے۔ ہزاروں علماء، صلحاء، مبلغین چراغ مصطفوی کو روشن رکھے ہوئے ہیں اور یہ چراغ کبھی بھی الحاد و بے دینی کے جھگڑے سے نہ بجھ سکا اور مسلمانوں کا اجتماعی مزاج جو طہیر رسالت سے بنا ہے، دین کو ہر قسم کے الحاد سے، ہر طرح کی تحریف سے محفوظ کرتا رہا ہے اور رسول اللہ کی پیشگوئی اور بشارت کے مطابق یہ کام ہوتا رہا ہے اور آئندہ بھی ہوتا رہے گا۔ ایک حدیث میں ہے

لاتزال طائفۃ من امتی قائمۃ بامر اللہ لایضر ھم من خذلھم او خالفھم حتٰی یأتی امر اللہ وھم ظاھرون علی الناس۔

میری امت میں سے ایک گروہ اللہ کے امر کو قائم رکھے گا جو لوگ ان کی تائید نہیں کریں گے یا مخالفت کریں گے وہ ان کا کچھ نہیں بگاڑیں گے۔ یہاں تک کہ اللہ کا امر یعنی قیامت آجائے گی اور وہ لوگوں پر غالب رہیں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صفت قرآن کریم کو پڑھ کر لوگوں کو سنانا ہے۔ دوسرا کام تزکیہ نفوس، تیسرا کام کتاب و حکمت کی تعلیم، فرائض منصب کے تینوں کام امت اسلامیہ اجتماعی طور پر انجام دے رہی ہے۔ حفاظ و قراء کرام تلاوت کا کام، علماء ربانی تزکیہ کا کام علماء مدرسین علوم دینیہ کی نشر و اشاعت کا۔ صلحاء امت و مبلغین بڑے پیمانہ پر تبلیغ دین کا کام، علوم دینیہ کے موضوع پر تالیف و تصنیف کرنے والے یہ سب دین کی حفاظت، تبلیغ اور نشر و اشاعت کا کام انجام دے رہے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد رسالت سے اس وقت تک منصب رسالت کے سارے کام اجتماعی طور پر بلاانقطاع تواتر کے ساتھ عالم اسلام میں انجام پارہے ہیں۔ لہٰذا کتاب اللہ محفوظ ہے، سنت رسول محفوظ ہے۔ دین کی اساس محفوظ ہے لہٰذا کسی جدید نبی کی عقلاً اور نقلاً ضرورت نہیں رہی۔ لہٰذا آپ پر ختم رسالت کرکے اللہ تعالیٰ کا نوع انسانی پر فضل عظیم ہوا۔ کیونکہ کوئی جدید وحی آسمانی کا حوالہ دے کر نئی شریعت کے ذریعہ نوع انسانی کے فکر کو مختل، پراگندہ اور پریشان نہیں کرسکتا۔ سطور بالا سے ختم نبوت کی نقلی و عقلی دلیل فراہم کردی گئی ہے۔ قادیانیوں کے لئے توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے وہ عجز و نیاز کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے غلط عقیدہ سے توبہ کرکے اسلام میں دوبارہ داخل ہوجائیں۔

ختم نبوت کی حکمت

کسی شخص کو نبی و رسول تسلیم کرنے کا مسئلہ غیرمعمولی اہمیت کا حامل ہے اور اس کے نتائج بہت دوررس ہوتے ہیں چونکہ نبی و رسول کا تعلق براہ راست بذریعہ وحی الٰہی اللہ تعالیٰ کی ذات سے ہوتا ہے اور وحی و الہام کے ذریعے ہدایت و احکام حاصل کرتا ہے لہٰذا اس کو سابق انبیاء علیہم السلام کی شریعتوں میں بیان کردہ احکام و ہدایات میں تغیر و تبدل اور نسخ و فسخ کرنے کا اختیار ہوتا ہے اور ایک مومن پر ایمان لانے کے بعد اس کے ہر حکم کو بلا چون وچرا تسلیم کرنا اور اسے بجا لانا واجب ہے۔ خود قرآن حکیم میں اس کی اطاعت کو لازم قرار دیا۔ "وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر

۱۴

قادیانیت

اس لئے کہ اللہ کے اذن سے اس کی اطاعت کی جائے"۔ لہٰذا ہر نبی سابق نبی کی شریعت کی، اس کے بیان کردہ ہدایات و احکام کی ایسی تعبیر کرسکتا ہے، جو پہلی تعبیر و تشریح سے بالکل مختلف ہو۔ نئے احکام بھی دے سکتا تھا۔ قرآن کریم کو ہر طرح کی تحریف و تصحیف اور تغیر و تبدل سے محفوظ کردیا گیا اور اس کا قرآن کریم میں اعلان کیا گیا اور اس کے محفوظ رہنے کا عظیم انتظام بذریعہ نے جو حجۃ الوداع میں، عرفات، منیٰ اور حرم مکہ میں جامع خطبہ دیا جو درحقیقت آپ کا دنیا سے وداعی خطبہ تھا۔ اس خطبہ کے اختتام پر آپؐ نے لوگوں سے دریافت کیا کہ کیا میں نے دین کی تبلیغ کا حق ادا کردیا۔ حاضرین نے کہا، ہاں آپ نے دین کو ہم تک پہنچا دیا آپ نے آسمان کی طرف انگشت مبارک اُٹھا کر فرمایا۔

اللھم فاشھد اے اللہ تو بھی گواہ رہے۔ اس خطبہ کو ایک صحابی کی درخواست پر لکھوا بھی دیا اور ایک موقع پر آپ نے فرمایا۔ بلّغوا عنی ولو آیۃ و ربّ مبلّغ اوعیٰ من سامع مجھ سے جو کچھ سنو خواہ ایک ہی آیت ہو لوگوں تک پہنچاؤ کیونکہ بعض اوقات جن تک دین کی باتیں پہنچتی ہیں براہ راست بعض سننے والوں سے زیادہ اس کو سمجھ کر محفوظ کرلیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب نبوت کے فرائض قرآن حکیم میں متعدد آیات میں بیان فرمائے ہیں۔

لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولاً من انفسھم یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ	بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر احسان کیا کہ ان میں انہی میں سے ایک رسول مبعوث کیا جو اللہ کی آیات پڑھ کر سناتے ہیں۔ ان کو سنوارتے اور پاک و صاف کرتے ہیں اور کتاب و حکمت کی تعلیم دیتے ہیں۔

اسی مضمون کی متعدد آیات قرآن حکیم میں موجود ہیں جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب نبوت کے اہم فرائض بیان کئے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کا انتظام کرنے کے بعد آپ کی تعلیمات، ہدایات و ارشادات کو مجموعہ کتب احادیث میں محفوظ کرنے کا انتظام فرمایا چنانچہ عہد رسالت ہی سے جمع و تدوین احادیث کا کام شروع ہوکر دوسری و تیسری صدی ہجری میں کتب احادیث کی تدوین ہوگئی۔ اور ان کی تعلیم کا، مسلمانوں کی اصلاح کا کام علماء کرام، مدرسین علوم دینیہ، فقہاء، مصلحین اور مجتہدین عظام نے متواتر بلاانقطاع انجام دیا۔ سُنّت کی حفاظ و قرار کیا گیا اور اس کے حامل یعنی نبی کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین اور آخر الزمان پیغام بر بنا کر مبعوث کیا گیا تاکہ آپ کے بعد کوئی شخص شریعت اسلامیہ کی نئی تعبیر و تشریح نہ کرسکے۔ عالم اسلام کے تمام مسلمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی حیثیت سے ہر صدی میں بتواتر بلا انقطاع از عہد نبوت تا ایں دم مانتے ہیں۔ اب کسی فرد یا جماعت کا خاتم المرسلین کو اس حیثیت سے تسلیم نہ کرنا درحقیقت انکارِ نبوت کے ہم معنی ہے کیونکہ مسلمانوں نے جو ختم نبوت کا عقیدہ قائم کیا ہے وہ قرآن کریم کی آیات اور احادیث صحیحہ کے عین مطابق قائم کیا ہے۔ کیونکہ قصر نبوت کی آخری اینٹ کے بعد یہ قصر مکمل ہوچکا ہے۔ لہٰذا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ختم نبوت کا انکار اسلام کی ابدی تعلیمات کی نئی تعبیر و تشریح کا دروازہ کھولنا ہے اور شریعت اسلامیہ کے ناقص ہونے اور اس کی تکمیل کے لئے نئے مدعیانِ نبوت کے لئے دین کی راہ سے دینی جاہ و منصب پر متمکن ہونے کے لئے میدان ہموار کرنا ہے چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کرکے بھی کیا اور ایک نئی ملت احمدیہ کی داغ بیل ڈالی اور اولاد کے لئے دینی امامت و پیشوائی کا منصب قائم کیا اور وحی و الہام الٰہی کا دروازہ اس لئے کھولا تاکہ آئندہ بھی وقتاً فوقتاً نئے نئے مدعیان نبوت کو پیش کرکے نادان و سادہ لوح انسانوں کو اپنے حلقۂ اثر و نفوذ میں

باقی صفحہ ۲۳ پر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماربل انڈسٹری

نفیس

کنٹریکٹر
اینڈ آرڈر سپلائرز
اینڈ فکسر،

ملاگوری، پنک نوشہرہ، پمپوخاں، بلیک زیبرا اور نیکس گرین اور ہر سائز کے ماربل ٹائیلز اور کھیچہ ٹیبل ٹاپ اور کچن اسٹیپ وغیرہ۔

فون ۲۹۰۳۹۳

جی-۱۵ پاک کالونی
منگھو پیر روڈ کراچی نمبر ۱۶ - پاکستان

الافکار

مراسلہ:- محمد اسماعیل شجاع آبادی

مرزائیوں کی دعوت میں شریک ہونیوالے توبہ کریں

اسلامی مملکت میں مرزائیوں کی عبادتگاہ کی تعمیر ناجائز ہے۔ ممتاز علماء کرام کا فتویٰ

کچھ عرصہ سے مرزائیوں نے ارتداد کی تبلیغ کا ایک نیا طریقہ شروع کیا ہوا ہے۔ ڈنر، استقبالیہ، ایصال ثواب کے نام سے دعوتوں کا ڈھونگ رچا کر دین و مذہب سے غافل [illegible] کے حریص اور ماڈرن مسلمانوں کو جمع کر لیتے ہیں۔ اور کوئی بڑا مرتد [illegible] ہو کر روانی کیساتھ تقریر کرتا ہے۔ بعد ازاں سوال و جواب کی محفل رچا کر دینی معلومات سے بے بہرہ مسلمانوں کے ذہنوں میں شکوک و شبہات کا بیج بویا جاتا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں مرزا طاہر کا لاہور کے اعلیٰ ہوٹل میں استقبالیہ سے خطاب اخبارات کے ذریعہ تمام قارئین کرام کی نظر سے گذر چکا ہے۔

بہاول پور

گذشتہ ماہ قائداعظم میڈیکل کالج کا ایک مرزائی استاد جو پہلے اسسٹنٹ پروفیسر تھا جب اس کی پروفیسر کے عہدہ پر ترقی ہوئی تو اس نے اس ترقی کو بہانہ بنا کر بہاول وکٹوریہ ہسپتال کے تمام عملہ، میڈیکل کالج کے پروفیسرز اور بعض سرکاری حکام کو کھانے کی میز پر جمع کیا۔ اور پرتکلف کھانا کھلایا۔ واضح رہے۔ اس دعوت میں چند ڈاکٹروں کے علاوہ تمام عملہ نے شرکت کی۔

چوہدری نذیر احمد ایگزیکٹو انجینئر اریگیشن محکمہ انہار نے ولیمہ کے نام سے دعوت کا ڈھونگ رچایا۔ اور چیف انجینئر محکمہ انہار کے دفتر کے عملہ کے علاوہ بعض دیگر سرکاری حکام اور بہاول پور کے قادیانی دعوت میں شریک ہوئے۔ جب ان دعوتوں کی اطلاع مجلس تحفظ ختم نبوت بہاول پور کے خدام کو ہوئی۔ تو سن کر بہت پریشانی ہوئی کہ مرزائی تو مسلمانوں کو ولد الحرام، کنجریوں کی اولاد، خنزیر تک کہیں اور مسلمانوں کی عورتوں کو کتیا کہیں اور مسلمان شرم و حیا اور حمیت اسلامی کو پس پشت ڈال کر مرزائیوں کی دعوتیں کھائیں

بیت الذکر

فورٹ عباس بہاول نگر کے ایک مرزائی بشیر باجوہ نے کمرشل ایریا نزد چوک شاہدرہ بہاولپور میں پانچ کنال کا ایک رہائشی پلاٹ رہائشی مقاصد کے لئے خریدا۔ جب کہ اس کے مرزائی ہونے کا کسی کو علم نہیں تھا۔ بعد ازاں اس پلاٹ کو مرزائی مذکور نے صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام وقف کر دیا۔ اور مرزائی ٹولہ نے اس پلاٹ پر ۱۹۷۳ء میں احمدیہ مشن کے نام سے ارتداد کی تبلیغ کا اڈا بنایا اور اس میں جمعہ و نمازیں پڑھنا شروع کر دیں۔ جب کہ اس کا نقشہ بلدیہ سے رہائشی مکان کا منظور کرایا گیا تھا۔ اور ایڈمنسٹریٹر بلدیہ نے اس غیر قانونی تعمیر کو گرا دیا۔ جس کا مقدمہ تاہنوز سول عدالت میں زیر سماعت ہے۔

حال ہی میں قادیانیوں نے اس پلاٹ پر بیت الذکر کا بورڈ لگا کر اسے عبادت گاہ کا درجہ دے دیا ہے۔ جبکہ قرآن و سنت اور فقہ اسلامی کی رو سے مرزائی مملکت اسلامیہ میں عبادت گاہ تعمیر نہیں کر سکتے۔ تو ان مسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی جنرل باڈی کے رکن اور مجلس بہاولپور کے مقامی راہنما الحاج سیف الرحمان

الافتا

نے ضلع بہاول پور اور مضافات بہاول پور کے علماء کرام کا ایک نمائندہ اجلاس منعقد کیا۔ اور علماء کرام کے سامنے ایک استفتاء رکھا گیا۔ جس پر کافی بحث و تمحیص اور غور و فکر کے بعد علماء کرام نے جواب ترتیب دیا۔ جو کہ پیش خدمت ہے۔ مندرجہ ذیل فتویٰ پر بہاول پور ضلع کے ممتاز علماء کرام حضرت مولانا قاضی عظیم الدین خطیب جامع الصادقؒ مولانا قاضی رشید احمد، مولانا مفتی غلام قادر خیرپور ٹامیوالیؒ مولانا مفتی غلام فرید صاحب استاذ اسلامیہ یونیورسٹی، مولانا حبیب اللہ شاہ بخاری، مولانا مفتی عبد القدوس احمدپور شرقیہ مولانا مفتی غلام حیدر سابق مفتی مخزن العلوم خانپور۔ مولانا محمد حنیف۔ ناظم اعلیٰ دارالعلوم اسلامی مشن، مولانا مفتی جاوید حسین شاہ استاد الحدیث جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا، اور مولانا محمد میاں، مولانا محمد موسیٰ لودھراں، تبلیغی جماعت کے مرکزی راہنما مولانا محمد احمد سابق پروفیسر اسلامیہ یونیورسٹی مولانا محمد اشرف امیر تبلیغی جماعت بہاول پور، جامع مسجد اہل حدیث بہاول پور کے خطیب، جناب پروفیسر محمد عبد اللہ بریلوی مکتب فکر کے ممتاز عالم دین مولانا عبد الحکیم، مولوی محمد صالح اویسی نے دستخط کر کے فتویٰ سے اتفاق کیا۔ چنانچہ استفتاء و جواب استفتاء پیش خدمت ہے۔

استفتاء

(۱) کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مملکت اسلامیہ میں مرزائی (لاہوری قادیانی) اپنی عبادت گاہ تعمیر کر سکتے ہیں یا نہیں!

(۲) مرزائیوں کی دعوت کھانا یا مرزائیوں کو اپنی دعوتوں میں شریک کرنا اور ان کے ساتھ رواداری رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ نیز جو لوگ مرزائیوں کی دعوتوں میں شریک ہوتے ہیں ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

بَیِّنُوْا وَ تُوْجَرُوْا

المستفتی: محمد اسماعیل شجاع آبادی

الجواب

شریعت اسلامیہ کی رو سے مرزائی اسلامی مملکت میں اپنی عبادت گاہ قطعاً نہیں بنا سکتے۔

حوالہ:- اَمَّا اِحْدَاثُ کَنِیْسَۃٍ اُخْرٰی وَ یُمْنَعُوْنَ عَنْہُ فِیْمَا صَارَ مِصْرًا مِنْ اَمْصَارِ الْمُسْلِمِیْنَ۔ (بدائع الصنائع جلد ۷، صفحہ ۱۱۴)

وَلَا یَجُوْزُ اَنْ یُحْدِثَ بِیْعَۃً وَلَا کَنِیْسَۃً وَلَا صَوْمَعَۃً وَلَا بَیْتَ نَارٍ وَلَا صَنَمًا فِیْ دَارِ الْاِسْلَامِ وَ لَوْ قَرْیَۃً۔

(درمختار جلد ۳ صفحہ ۲۷۱)

(۳) کسی مسلمان کے لئے مرزائی مرتدین کے ساتھ مسلمانوں کا سا سلوک کرنا حرام ہے، نیز ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، شادی، غمی میں شرکت کرنا یا ان کو اپنی شادی غمی میں شریک کرنا قطعی حرام ہے۔

جو لوگ اس معاملہ میں رواداری سے کام لیتے ہیں، وہ خدا اور رسول کے غضب کو دعوت دیتے ہیں، انکو اس سے فوری طور پر توبہ کرنی چاہیئے اور آئندہ کے لئے ان کے ساتھ تمام قسم کے تعلقات ختم کرنا لازم ہے کیونکہ مرزائی خدا اور رسول کے دشمن ہیں اور خدا اور رسول کے دشمنوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات اور مراسم قائم کرنا کسی مومن کا کام نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ، قرآن مجید میں فرماتے ہیں۔

ترجمہ:- آپ ایسی کوئی قوم نہ پائیں گے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اُن لوگوں سے دوستی رکھے جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی مخالفت کرتے ہیں گو ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے کے لوگ ہی کیوں نہ ہوں، (سورۃ مجادلہ آیت ۲۲)

ملّتِ اسلامیہ کا بین الاقوامی ہفت روزہ — ختم نبوت

۱۸

ٹیلیکس
۲۷۱۹

تار کا پتہ
شاہین کراچی

پاک شاہین کنٹینر سروس لمیٹڈ

الحمدللہ پاکستان میں یہ پہلا کنٹینر ٹرمینل ہے جو نجی کاروباری شعبے
میں قائم ہوا ہے ملک کی درآمدات و برآمدات نہایت عمدہ
کارکردگی سے بذریعہ کنٹینر حمل و نقل ہوتے ہیں، جہاز راں کمپنیاں
اور تاجر ہماری خدمات حاصل کریں۔ کسٹم اور کراچی
پورٹ ٹرسٹ کی تمام سہولتیں حاصل ہیں

فون: ۲۳۹۶۸۸، ۲۳۹۶۶۴۶

پاک شاہین
کنٹینر سروس لمیٹڈ

پلاٹ نمبر ۲۴/۲۷ ٹمبر پونڈ کیماڑی کراچی

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی ہفت روزہ ـ ختم نبوت

رفع و نزول عیسیٰ علیہ السلام

کے بارے میں نویں صدی کے اکابرینِ امت کا عقیدہ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

شیخ الاسلام البیجوری کا عقیدہ

شیخ الاسلام برہان الدین ابو اسحاق ابراہیم بن عیسیٰ البیجوری (۸۲۵ھ) "جوہرۃ التوحید" کی شرح تحفۃ المرید علی جوہرۃ التوحید میں لکھتے ہیں:۔

قال الله تعالى وخاتم النبيين ويلزم ختم المرسلين لانه يلزم من ختم الاعم ختم الاخص من غير عكس ولا يشكل ذلك بنزول سيدنا عيسى في آخر الزمان لانه انما ينزل حاكما بشريعة نبينا ومتبعا له ولا ينافي ذلك انه حين نزوله يحكم برفع الجزية من اهل الكتاب ولا يقبل منهم الا الاسلام او السيف لان نبينا اخبرنا بانها مغياة الى نزول عيسى فحكمه بذلك انما هو بشريعة نبينا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "وخاتم النبیین" اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے سے رسولوں کا ختم ہونا بھی لازم آتا ہے، کیونکہ نبی عام ہے اور رسول خاص۔ اور عام کے ختم ہونے سے خاص کا ختم ہونا خود بخود لازم آتا ہے۔ اس کے برعکس خاص کے ختم ہونے سے عام کا ختم ہونا لازم نہیں آتا۔ اور ختم نبوت پر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا آخری زمانہ میں نازل ہونا محلِ اشکال نہیں، کیونکہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے تابع ہونگے اور اسی کے مطابق حکومت کریں گے اور یہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونے کے بعد اہلِ کتاب سے جزیہ اٹھا دیں گے اور ان سے اسلام یا تلوار کے سوا کوئی چیز قبول نہیں کریں گے، یہ بھی ختم نبوت کے منافی نہیں، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے فرما دیا ہے کہ جزیہ کا حکم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے تک ہے۔ پس عیسیٰ علیہ السلام کا رفع جزیہ کا حکم کرنا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے موافق ہوگا

شیخ مہائمی کا عقیدہ

الشیخ الامام العلامہ علی بن احمد بن ابراہیم بن اسمٰعیل المہائمی الدکنی الندی الحنفی (۸۳۵ھ) اپنی تفسیر "تبصیر الرحمٰن"

حیات عیسیٰ علیہ السلام

و "تیسیر المنان" میں آیت کریمہ "اذ قال اللہ یعیسیٰ" کے تحت لکھتے ہیں:

(اذ قال اللہ یا عیسیٰ) اعلم ما لہ بمکرہ بالاعداء وتخلیصہ عن مکرھم (انی متوفیک) ای اخذ بکلیتک (و) لا ادع لك شھوۃ طعام ولا شراب فتحتاج الی مساکنۃ الارض لانی (رافعك الیّ) ای الی سمائی (و) انما رفعت لانی (مطھرك من) جوار (الذین کفروا) لئلا یصل الیك من آثارھم شیئ۔

ج ۱ - ص ۱۱۳

جب اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو ان کے اعداء کے بارے میں اپنی خفیہ "تدبیر" اور ان کی سازش سے بچانے کی اطلاع دیتے ہوئے کہا "اے عیسیٰ" میں تجھ کو پورے کا پورا وصول کرنے والا ہوں، اور تیرے کھانے پینے کی خواہش نہیں چھوڑوں گا کہ تو زمین کی رہائش کا محتاج رہے کیونکہ میں تجھ کو اپنی طرف یعنی اپنے آسمان کی طرف اٹھانے والا ہوں اور تجھ کو اس لیے اٹھانا چاہتا ہوں کیونکہ میں تجھ کو ان کافروں کی ہمسائگی سے پاک کرنے والا ہوں تاکہ ان کے آثار میں سے کوئی چیز تجھ تک نہ پہنچ سکے۔

اور سورہ النساء کی آیت ۱۵۷ و ۱۵۸ کے تحت لکھتے ہیں:

(وما قتلوہ یقیناً بل) الیقین انما ھو فی انہ (رفعہ اللہ الیہ) لما سمع منہ (و) لا یبعد علی اللہ اذ کان (اللہ عزیزاً) لا یغلب علی ما یرید وقد اقتضت الحکمۃ رفعہ لکونہ (حکیماً) وھی حفظہ لتقویۃ دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم حین انتہائہ الی غایۃ الضعف بظہور الدجال فیقتلہ۔

اور انہوں نے اس کو یقینی قتل نہیں کیا بلکہ جو بات یقینی ہے وہ یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سنی تو اس کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے حق میں عیسیٰ علیہ السلام کا اٹھا لینا کچھ بھی بعید نہیں کیونکہ اللہ بہت ہی زبردست ہے کہ کوئی اس کے ارادے پر غالب نہیں آسکتا۔ اور اس کی حکمت کا بھی تقاضا ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام کو اٹھا لیا جائے۔ پس ضروری تھا کہ اللہ تعالیٰ ان کو اٹھا لیتے کیونکہ وہ بڑی حکمت والا بھی ہے اور وہ حکمت تھی عیسیٰ علیہ السلام کو دین محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی تائید و تقویت کے لیے محفوظ رکھنا جب کہ ظہور دجال کے سبب دین اسلام انتہائی ضعف کی حالت میں ہوگا۔ اس وقت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوکر دجال کو قتل کریں گے۔

تبصیر الرحمٰن
و
تیسیر المنان
(ج ۱ -
ص ۱۴۳)

اور سورۂ الزخرف کی آیت "و انہ لعلم للساعۃ" کے تحت لکھتے ہیں:

و انہ لعلم للساعۃ ای من اشراطھا ینزل بقربھا۔

(ص ۲۵۷
ج - ۲)

اور وہ (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) نشانی ہے قیامت کی۔ یعنی علامات قیامت میں سے ہے کہ قرب قیامت میں وہ نازل ہوں گے۔

آج کے دور میں

ہر گھر کی ضرورت

چینی کے برتن

[illegible]

نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی (پورسلین) کے اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں

استعمال میں اعلیٰ ـ چلنے میں دیرپا

ایک بار آزمایئے

دادا بھائی سرامک انڈسٹریز لمیٹڈ ۲۵/بی سائٹ کراچی فون ۲۹۱۴۳۹

S-I-T-E

خالص اور سفید ـــــ صاف وشفاف

شکر (چینی)

باوانی شوگر ملز لمیٹڈ

پتہ

جلیب اسکوائر ایم اے جناح روڈ (بندر روڈ)

کراچی

بقیہ :- ابتدائیہ

سے دل چسپی ہے اپنے اس مطالبہ سے پہلے ذرا اس بات پر بھی نظر فرما لینی چاہیئے کہ ان (نظریات) کے بانی مبانی کو جن نتائج سے دو چار ہونا پڑا کہیں یہ بھی ان (نظریات) کے حامل ہونے کی حیثیت سے انہیں سے نہ جا ملیں ـــــ آخر میں ہم حکومت پاکستان سے مزید اتنی گذارش کریں گے کہ جس عدالت کو مدارس عربیہ دینیہ کے حسابات کی جانچ پڑتال اور ان کی پشت پناہی کرنے والے عناصر کی سراغ رسانی کا کام سپرد کیا جائے ـــــ انتہائی ادب سے ہم یہ گذارش بھی کریں گے۔ کہ جناب زبیری صاحب کے ان افکار کا موجد کون ہے اور جناب زبیری بالقابہ کن کی شہہ پر علوم نبوت کے مراکز پر ڈاکہ زنی کے مذموم عزائم کو عمل جامہ پہنانے کے درپے ہیں۔ اور جناب زبیری صاحب کہاں کے درآمد کئے ہوئے ہیں اور ان کی بیک گراؤنڈ کیا ہے ذرا اس کی تفصیلات کے لئے آنجناب (زبیری) کو بھی اسی عدالت عالیہ کے سامنے حاضر ہونے کی تکلیف دی جائے ـــــ کیوں ! ـــــ اس لئے کہ اسلام کے گہوارہ میں پروان چڑھنے والا بچہ کبھی بھی ایسا خسیس مطالبہ تو کجا بلکہ اس سلسلہ میں کچھ سوچنا بھی گوارا نہیں کر سکتا۔ ہاں اگر زبیری صاحب گہوارہ اسلام سے نا آشنا ہیں تو ہم انہیں مشورہ دیں گے کہ بجائے مملکت خداداد پاکستان کے کہیں دوسری جگہ اپنے نظریات کا پرچار فرمادیں جہاں ان کو تبرا ـــــ عام حاصل ہو مزید ہم حکومت پاکستان سے بھی اپیل کریں گے کہ ایسے ملک و ملت کے بہی خواہوں کو ایسے مطالبات اور بیانات سے باز رکھے تاکہ ملکی فضا مکدر نہ ہو اور نہ ہی ملک اس کا متحمل ہے۔

وما علینا الا البلاغ

سعید احمد عفی عنہ

ملتِ اسلامیہ کا بین الاقوامی ہفت روزہ ـــ ختم نبوت

بقیہ :- قادیانیت

کر اپنے لئے حکومت و ریاست کا منصب قائم کیا جائے چنانچہ ربوہ اس کی روشن مثال موجود ہے۔

یہ فتنۂ قادیانیت درحقیقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے خلاف ایک بغاوت ہے اور مسلمانوں پر فرض ہے کہ ہر دینی و غیر دینی بغاوت کے خلاف متحدہ کوشش کریں اس بغاوت کو بالکل فرو کرنے کے بعد ہی مسلمان مطمئن ہو سکتے ہیں۔ اگرچہ پاکستان میں قانونی طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے لیکن اس فتنہ کے استیصال کے لئے علماء، مبلغین کو ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ اس فتنہ سے غفلت یا اسے معمولی سمجھ کر نظر انداز کرنا ایک بڑی غلطی ہوگی انہیں اجتماعی طور پر روکنا رہنا چاہئے اور اس فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے ایک منظم جماعت کا وجود ضروری ہے جو عالم اسلام میں خصوصاً اور دوسرے ممالک میں عموماً جہاں فتنۂ احمدیت اسلام کے نام پر اور تبلیغ دین کے بہانے گیا ہے وہاں اجتماعی جدوجہد کرکے لوگوں کو گمراہ ہونے سے بچایا جائے اور مسلمانوں کو مرتد ہونے سے محفوظ رکھا جائے۔

بقیہ :- تبلیغی ڈائری

میں کچھ نہیں کہہ سکتے تم مہمان ہو تم زور سے اللہ نور کو کہہ سکتے ہو۔ چنانچہ مسجد کے بارے میں عرض کرنے پر انہوں نے کہا کہ ہماری حکومت خدمت خلق کرتی ہے دنیا کی جو ضرورت ہے پوری کر دی دیکھو ہمارے یہاں کوئی زکوٰۃ لینے والا نہیں ہے دین کی لائن میں حکومت کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے ہر ایک کی اپنی اپنی ذمہ داری ہے پھر بھی میں نے بہت اصرار کیا کہ ایک مسجد بنوا دو نماز کے لئے مسجد ضرور چاہئے تو اللہ نور نے کہا کہ اللہ کی ساری زمین مسجد ہے میں نے کہا ٹھیک ہے لیکن جمعہ کی نماز کے لئے مسجد چاہئے تو انہوں نے کہا میں کوشش کروں گا وہاں فولاد اور حاجی ذیشان نے پختہ ارادہ کیا کہ ہم ضرور بنگلہ دیش جائیں گے ہمارے نام دعوت نامہ ضرور بھیجنا۔

وہ ہماری رہبر عیسائی عورت ہمیشہ ہمارے ساتھ چلتی تھی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئی، روزہ بھی رکھنا شروع کر دیا لیکن نماز نہیں پڑھتی تھی کہنے لگی کہ سیکھنے کے بعد پڑھوں گی جب ہم ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے تو وہ بھی ہمارے ساتھ ہاتھ اٹھا کر کہتی تھی اس طرح ہم یہاں کا پروگرام پورا کرکے دو شنبہ گئے۔ (باقی آئندہ)

بقیہ :- افادات

اور ہر آدمی کے لئے اس کی عمل کی رہنمائی احادیث رسول کے ذریعہ موجود ہے اس لئے اس کے پڑھنے کے بعد اتباع میں آسانی اور سہل پیدا ہوگا اور اس کتاب کی جامعیت صرف اس لئے ہے کہ اس میں صرف احادیث رسول میں کوئی بات اپنی نہیں مصنف کی کوئی اور قابلیت نہیں صرف احادیث کا سلیس اردو ترجمہ ہے جو کہ عامی عالم۔ جاہل بچے بوڑھے عورت مرد سب کے لئے حضرت جان جاناں رحمۃ اللہ بہت نرم مزاج اور نازک طبیعت کے تھے ایک دیہاتی آپ کے پاس اکثر آتا تھا آپ اس کو کبھی کبھی دستر خوان پر بٹھا لیا کرتے تھے۔ کافی عرصہ کے بعد اس نے حضرت سے عرض کیا کہ میں آپ کے پاس اکثر آتا ہوں آپ مجھ سے کوئی فرمائش کریں تاکہ اس کو پوری کر کے ثواب حاصل کروں آپ خاموش رہے۔ لیکن جب اس کا اصرار بہت بڑھا تو آپ نے فرمایا کہ اچھا تم یہ بتاؤ کہ تم کتنی دفعہ آتے ہو اس نے کہا کہ چار پانچ دفعہ تو انہوں نے فرمایا کہ تم دو دفعہ آیا کرو اس لئے کہ تم جب دستر خوان پر کھانا کھاتے ہو تمہیں دیکھ کر مجھے بدہضمی ہو جاتی ہے۔ اور یہ تین چار دن اسی ہے تو اگر دو دفعہ آؤ گے تو میں کم از کم دو دفعہ تو بچ جاؤں گا اور دو دفعہ تحمل کروں گا تو یہ تھے ہمارے اکابرین کہ نرم مزاج ہونے کے باوجود صرف اللہ سے تحمل کرتے تھے تو اس لئے آپ لوگ بھی اس صورت میں تحمل کریں۔ اللہ تعالیٰ اس کا عظیم اجر عطا فرمائیں گے

WEEKLY Khatme-Nubbuwat KARACHI
Registered S. No. 3220

نعت شریف

حافظ لدھیانوی

تجھ پہ قربان مری جاں مدینے والے
اے میری زیست کے عنوان مدینے والے

میرا ہر سانس معطر تری یادوں سے رہے
ہے یہی رُوح کا ارماں مدینے والے

ہے ثنا تیری شب و روز وظیفہ میرا
ذکر تیرا مرا ایمان مدینے والے

تیرے دربار کا سائل ہے زمانہ سارا
تُو ہے کونین کا سلطان مدینے والے

ہر ادا سے تیری رحمت کا نشاں ملتا ہے
تیرا اخلاق ہے قرآں مدینے والے

مجھ پہ ہو جائے اگر چشم عنایت تیری
میری بخشش کا ہو سامان مدینے والے

حافظؔ خستہ ہے نامحرم آداب اس سے
ہو بیاں کیسے تری شان مدینے والے